مکتوبات ڈاکٹر نذیر احمد بنام نجم الاسلام

(۱)

باسمہ تعالیٰ

۶۳۵ / ۴ سرسید نگر، علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲

۱۳ فروری ۱۹۹۵ء، ۱۲ رمضان ۱۴۱۵ھ

محب مکرم، سلام مسنون، آپ کا نوازش نامہ مورخ ۲۴ جنوری ۹۵ء کو ملا، بہت شکریہ غالب سیمینار میں آپ کا بڑا انتظار رہا، پاکستان سے کوئی صاحب تشریف نہیں لا سکے، البتہ ایر افغانستان اور تاشقند کے لوگ شامل تھے۔ آپ سے ملاقات نہ ہونے کا بڑا افسوس رہا۔ پروفیسر مختارالدین صاحب کو بھی بڑا اشتیاق تھا۔ وہ بھی بہت افسوس کر رہے تھے۔

میرابوالعلا پر مقالہ تیار کر لیا، وہ آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں، صاف کرنے کی ہمت نہیں،

یادگاری مجلہ کی دو الگ الگ جلدیں شایع ہوئیں، ایک اردو میں دوسری انگریزی میں، محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی خدمت میں اردو جلد بھیجی گئی ہو گی۔ دفتر کو ہدایت کر دی تھی کہ مقالہ نگار حضرات کو کتابیں جلد سے جلد بھیج دی جائیں، لیکن بخوبی ممکن ہے کہ اب تک سارے لوگوں کو کتابیں نہ گئی ہوں، رمضان کی وجہ سے دلی نہیں جا رہا ہوں، اس لیے صورت حال کا صحیح اندازہ نہیں۔

ڈاکٹر مختار الدین احمد کو آپ کا رقعہ پہنچا دیا تھا اور سلام کہلوایا تھا۔ ممکن ہے جواب دے چکے ہوں جواب بہت جلد دیتے ہیں، میں اس معاملے میں بہت کاہل ہوں۔

خدا کا شکر ہے اب اچھا ہوں، درمیان میں طبیعت کچھ خراب ہو گئی تھی، نیا نیا فشار خون کا مریض ہوا ہوں، گر شکر ہے کہ کنٹرول میں ہے،

یہ اطلاع کہ آپ اچھے ہیں اور محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی بھی صحت بفضلہ ٹھیک ہے بڑی اطمینان بخش ہے، خدا آپ کو صحت و سلامتی عطا فرمائے، آمین۔

سید ابوالعلا والے مضمون میں آپ کو بڑی زحمت ہو گی، امید ہے آپ اس کو ٹھیک ٹھاک کر لیں گے، ادھر کئی کاموں کا مطالبہ بڑھ گیا ہے، پھر رمضان کی مشغولیات الگ رہیں غرض ان وجوہ سے ارسال کردہ مسودہ آپ کی توجہ کا متقاضی ہے۔

خدا کا شکر ہے ہم لوگ اچھے ہیں ، کراچی کا حال پڑھتے ہیں تو تشویش بڑھ جاتی ہے ، خدا لوگوں کو صحیح ہدایت دے۔

ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں سلام عرض کر دیں۔

مخلص
نذیر احمد

(۲)

باسمہ تعالیٰ

۶۴۵ / ۴ ، سرسید نگر ، علی گڑھ

۲۰ جون ۱۹۹۵ء

محترم من ، سلام مسنون ، آپ کا بھیجا ہوا پروف ملا ، اس کی تصحیح میں تاخیر ہوئی ، گرمی نہایت سخت پڑ رہی تھی، کوئی صاحب نہ مل سکے کہ ان کے ساتھ مقابلے کا کام کراتا ، امید ہے آپ معاف کریں گے ، ویسے پروف میں کوئی خاص غلطی بھی نہیں آئی ، اور غلطی کیسے نظر آتی ، آپ جتنی توجہ سے یہ کام کرتے ہیں ، اس کا تقاضا ہے کہ نہ صرف پروف میں بلکہ مسودے میں بھی کوئی غلطی باقی نہ رہ جائے۔

فی الحال دو مقالے ارسال کر رہا ہوں ، ان کی نقلیں رکھ لی ہیں ، آپ دونوں مسوّدوں پر نظر ڈال لیں اور جو سہو نظر آئے اس کی اصلاح کر لیں ۔ مضمون لکھنے کے بعد دوبارہ پڑھنے کی خواہش نہیں ہوتی ، اور اگر کسی مقالے کا مسودہ دوبارہ پڑھا تو خیال ہوتا ہے کہ اس پر تجدیدِ نظر ہونی چاہیے ، اور جب مقالہ آپ کے پاس بھیجتا ہوں تو اطمینان رہتا ہے کہ اِن شاء اللہ کوئی غلطی باقی نہیں رہ جائے گی۔

" ابوالعلاء " کی دو تصنیفوں کا کچھ حال معلوم ہوا ہے ، ان کے حصول کی کوشش جاری ہے ، اگر وہ نئی تصانیف ہوئیں تو " تحقیق " کے آیندہ شمارے میں زاید اطلاعات بطور استدراک شائع ہو جائے گی۔

آپ کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ " فخرالدین یادگارنامہ " محترم پروفیسر غلام مصطفیٰ خاں کو نہیں ملا ، میں نے دفتر کے کاغذات منگوا کر دیکھے ، ان سے معلوم ہوا کہ پروفیسر صاحب کے پاس رجسٹرڈ ڈاک سے کتاب روانہ کی گئی ہے ،،بہرحال اگر اب تک نہ ملی ہو تو مطلع کر دیں دوبارہ بھیج دی جائے گی۔

امسال غالب انسٹی ٹیوٹ کی " سلور جوبلی " ہو گی ، اس میں آپ کی شرکت بہت ضروری ہے ، اِن شاء اللہ وقت سے پہلے کاغذات بھیجے جائیں گے تاکہ ویزا حاصل کیا جا سکے۔ آج کل اہلیہ

کی طبیعت خراب چل رہی ہے- دعا کی درخواست ہے ، میری صحت بہرحال ٹھیک ہے ، تھوڑا بہت کام ہو جاتا ہے ، یہی اطمینان کا موجب ہے آپ حضرات کی صحت و عافیت کے لیے دعا کرتا ہوں-

نذیر احمد

(۳)

علی گڑھ

۱۴- اگست ۱۹۹۵ء

محب مکرم ! سلام مسنون

آپ کا پچھلا خط مؤرخ ۱۴ جون پروفیسر مختار الدین احمد صاحب کے کاغذات میں ادھر ادھر ہو گیا تھا ، حال ہی میں ملا ہے- دوسرا خط ۱۸ جولائی والا بھی پرسوں ملا- اس وقت دونوں خط سامنے ہیں-

اس اطلاع سے خوشی ہوئی کہ غالب انسٹی ٹیوٹ کی سلور جوبلی تقریبات میں آپ شرکت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ، خدا کرے ویزا مل جائے اور ہندوستان آنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو- ہم آپ کی آمد کے منتظر ہیں-

احمد معمار لاہوری کا کوئی رسالہ مجھے نہیں ملا ، چند جلہوں پر لطف اللہ مہندس کا رسالہ ان کے نام درج ہو گیا ہے ، اسی وجہ سے سٹوری کی کتاب میں استاد احمد کا اندراج ہوا ، اور اس پر پوری تحقیقات ہوئی- ترجمہ خلاصہ الحساب کا ایک نسخہ سبحان اللہ کلکشن میں تھا ، اس کے فہرست نگار نے اس ترجمے کو استاد احمد کی طرف منسوب کر دیا ، اسی غلط نسبت کی وجہ سے سٹوری کو بھی دھوکا ہوا - پیشاور کے کسی کتب خانے میں ایک مجموعہ ہے ، اس میں ایک معمولی رسالہ ریاضی پر ہے کسی علم کم آدمی نے اس کو استاد احمد کی طرف منسوب کر دیا ہے- میرے ایک شاگرد اور دوست اختر مسعود رضوی جو پیشاور یونیورسٹی میں صدرِ شعبۂ فارسی تھے ، ان کے ذریعے اس مجموعے کا عکس ملا تو اس غلط انتساب کی حقیقت معلوم ہوئی - خدا کرے قاضی احمد میاں اختر جونا گڑھی کے کتاب خانے کا نسخہ واقعی استاد احمد ہی کا ہو ، مہندس کا بھی ایک رسالہ سحرِ حلال صنعتِ مہملہ میں ہے ، اندیشہ ہے کہ کہیں یہی رسالہ استاد احمد کے نام درج ہو گیا ہو-

دیوان مہندس ابھی نہیں چھپ سکا ہے ، ممکن ہے خدا بخش کتاب خانہ اس کی اشاعت پر تیار ہو جائے ، لیکن وہ کافی ضخیم ہو گیا ہے ، اس کی پریس کاپی تیار کرنے میں وقت لگے گا- آپ نے اس کے چھپوانے کی پیش کش کی ہے ، اس کے لیے شکر گزار ہوں ، لیکن بہتر یہی ہے کہ یہ ہندوستان ہی میں چھپے - رہا مہندس کے سارے نظم و نثر سے اس کا کلیات تیار کرنا تو یہ مشکل کام ہے- رسالۂ صُوَرِ صوفی کا ترجمہ مہندس نے کیا تھا ، اس کا خود نوشت نسخہ علی گڑھ میں موجود

ہے ۔ یہ کافی ضخیم ہے ، کلیات میں اگر شامل ہو تو حجم کافی بڑھ جائے گا- دیوانِ مہندس کے سلسلے میں ایک دشواری یہ بھی ہے کہ یہ دیوان ایران میں چھپنے والا تھا اس لیے اس کا مقدّمہ فارسی میں ہے ، اور وہ بھی کافی ضخیم ہے (پھر تعلیقات اور انگریزی مقدّمہ بھی ہے) ، غرض انھی دشواریوں کی وجہ سے اس کی اشاعت کی طرف زیادہ توجہ نہ دے سکا ، البتہ زبانِ گویا کی دوسری جلد کتابت ہو رہی ہے- خلاصۂ راحۃ الصدور چھپ گیا ہے ، اور لسان الشعراء امروز فردا میں چھپ جائے گا-

ابوالعلا اکبر آبادی کے مخطوطات رامپور میں بتائے گئے ، جب انھیں دیکھا تو وہ فتاے ثلاثہ ہی کے نسخے نکلے ، البتہ ڈاکٹر شریف حسین قاسمی نے ان کا کوئی رسالہ نیشنل آرکائیوز دلّی میں دیکھا تھا ، انھوں نے میری خواہش پر اسے دوبارہ دیکھنا چاہا تو مل نہ سکا - ممکن ہے کہ اس سے اس سلسلے میں مزید معلومات دستیاب ہو سکیں اس صورت میں آپ کو لکھوں گا-

حوض الحیات پر آہستہ آہستہ کافی مواد جمع ہو گیا ، البتہ بملا چرن لا کی تحقیق نظر سے نہیں گذری- ڈاکٹر یوسف حسین نے کافی عرصہ پہلے حوض الحیاۃ کا عربی ترجمہ فرانس میں چھاپ دیا تھا ، وہ میرے پاس ہے ، اور شاہ غوث کا مطبوعہ نسخہ بحرالحیات بھی موجود ہے ، غرض کافی مواد اِدھر اُدھر ہے ، اسی لیے حوض الحیاۃ پر جو مضمون لکھا تھا اسے شایع نہیں کر سکا-

مخبر الواصلین کے مطبوعہ نسخے کا میں نے مطالعہ کیا تھا ، بلکہ اس پر ایک مفصل مقالہ مجلہ علوم اسلامیہ کے کسی شمارے میں شائع بھی کر چکا ہوں-

" کتب خانۂ نذیریہ " نہیں دیکھ سکا ہوں ، ان شاء اللہ دلی جاؤں گا تو اسے دیکھوں گا ، پھر آپ کو مطلع کروں گا-

مجھے بڑی خوشی ہے کہ یادگارناموں پر تحقیق کے زیر طبع شمارے میں تبصرہ آ رہا ہے-

آپ کا خط آیا تو پ. ف. مختارالدین احمد میرے یہاں تشریف فرما تھے ، آپ کا سلام اور پیغام پہنچا دیا تھا-

خدا کا شکر ہے اہلیہ اب بہتر ہیں ، مکمل طور پر صحت یابی کے لیے دعا فرمائیں

محترم غلام مصطفیٰ صاحب کی خدمت میں میرا سلام پہنچائیں-

نیاز مند

نذیر احمد